اسلام اور نسلی امتیاز

(از مولوی سید نظیر الحسن صاحب سہسوانی متعلم رحمانیہ)

بنی نوع انسان من حیث انسانیت کے بالکل برابر ہیں۔ قومیت، رنگ و نسل کوئی امتیازی نشان نہیں۔ اگر کوئی تمیز ہوتی بھی تو وہ صرف مذہب سے کیونکہ انسانوں کی تخلیق آدم و حوا علیہما السلام سے ہوئی تو کیا یہ ممکن ہے کہ اسکا ایک لڑکا اونچی ذات سے ہو اور دوسرا نیچی ذات سے ایک کی اولاد دوسرے کے ساتھ نہ بیٹھ سکے ایک دوسرے کے ساتھ کھانا نہ کھا سکے ایک کی شادی دوسرے کے یہاں نہ ہو سکے اسکو عقل سلیم تسلیم کرتی ہے۔ کسی عاقل بالغ کا یہ عقیدہ ہونا اسکی انتہا درجہ کی بیوقوفی کی دلیل ہے مسلمانو! تمنے قرآن پاک کی تعلیم کو بالکل بھلا دیا کیا تمہیں یاد نہیں کہ تمہیں کیا سبق دیا گیا تھا۔ قرآن پاک میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ ہمنے جو تمکو دنیا میں قبائل در قبائل کر دیا وہ محض پہچان کیلئے (کسی شرافت کی وجہ سے نہیں) تم میں معزز شخص خدا کے نزدیک وہی ہے جو زیادہ متقی ہو اس سے صاف طور سے معلوم ہو گیا کہ دنیاوی شرافت اور ذلالت کوئی شئی نہیں ہے بلکہ دراصل شرافت اخروی ہے انسان کو اسی کی کوشش کرنی چاہئے جاہلیت کے زمانہ میں عرب میں بھی شرافت کا بہت چرچا تھا۔ نبی علیہ السلام کے ہمنشین بلال عمار خبیب وغیرہ تھے چونکہ یہ لوگ غلام تھے اسلئے کفار مکہ حضور کی خدمت کی میں نہیں آتے تھے اور حضور سے درخواست کرتے تھے کہ جب ہم آپ کے پاس آیا کریں تو ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹا دیا کیجئے بعض دفعہ حضور نے اسوجہ سے کہ شاید یہ لوگ اسلام لے آئیں اپنے دلمیں ایسا کرنیکا خیال کیا ہی تھا کہ فوراً فرمان خداوندی نازل ہوا۔ ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداوۃ والعشی یریدون وجھہ ماعلیک من حسابھم من شئ ومامن حسابک علیھم من شئ فتطردھم فتکون من الظالمین۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو صبح شام یاد کرتے ہیں تم ان کو اپنے پاس سے مت ہٹاؤ اگر تمنے ایسا کیا تو تم ظالم ہو گے جب خدائے قدوس اپنے پیارے رسول کے متعلق ایسا فرماتا ہے تو کیا تم کو اسکے عذاب کا ڈر نہیں ہم دیگر مذاہب والوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ عورتوں کے ذریعہ سے کر رہے ہیں مگر مسلمانوں کا حال اسکے برخلاف ہے اگر کوئی معزز قوم کا شخص اسلام لائے اور وہ کسی شریف خاندان میں شادی کرنا چاہے تو یہ کسی صورت میں ممکن نہیں یہ صورت نو مسلم ہی کے ساتھ مخصوص نہیں اگر کوئی نیچ ذات کا شخص کسی شریف خاندان سے مراسم پیدا کرے یہ بھی ممکن نہیں۔ اگر ان شریف حضرات سے انکے اس امر پر کوئی دلیل مانگی جائے تو وہی جواب ملتا ہے جو کفار قریش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یا امم سابقہ اپنے اپنے انبیاء کو دیا کرتی تھیں بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آباؤ واجداد کی اقتدار انکو اتنی محبوب ہے کہ اسپر جان و مال قربان کرنیکو تیار ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا اور باوجود اس کے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں حالانکہ سرور کائنات کا فرمان ہے لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جبتک کہ میں اسکے نزدیک اسکے والدین اور اولاد و تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں لہذا بہتر یہی ہے کہ یہ لوگ آئندہ اپنے کو یا تو مسلمان کہنا چھوڑ دیں یا اپنے اقوال سے رجوع کریں اور خدا سے توبہ کریں اور وہ لوگ جو کہ اپنے کو اہلبیت سے کہتے ہیں اور بڑے فخر سے اپنے کو سید لکھتے ہیں انکے اندر سب سے زیادہ یہ مرض پایا جاتا ہے انکو بھی چاہیے کہ وہ آئندہ اہلبیت اور سید کے مقدس نام کی ہتک نہ کریں مسلمانو سنو اور غور سے سنو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ احسن الی جارک تکن مومنا واحب للناس ماتحب

لنفسك تكن مسلما۔ مومن کی علامت ہے کہ وہ اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک [illegible] کی علامت یہی ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسروں کیلئے محبوب رکھے۔ آپ اسے محبوب رکھتے ہیں کہ کسی مجلس میں جائیں اور دھتکار کر نکالدئے جائیں اور لوگ ذلت کی نگاہ سے دیکھیں کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ آپ کے کسی رشتہ دار کی شادی کا پیغام دیا جائے اور وہ محض اسلئے رد کردیا جائے کہ نسل میں فرق ہے غور کیجئے کہ اسمیں آپ کی کتنی سخت ذلت ہے آپ اسکو کبھی نہیں برداشت کرسکتے پھر کیا دوسرے کی ذلت کرنا آپ کو گوارا ہے بخدا اگر آپ کے یہی خیالات ہیں تو مسلمان ہونا تو درکنار آپ دائرہ انسانیت ہی سے خارج سمجھے جائیں گے یقین پیدا کرکے آپ ایک مسلم کی ذلت نہیں کررہے بلکہ حقیقتاً تعلیم اسلام کی ذلت کررہے (اعاذنا اللہ منہ) کیونکہ نبی علیہ السلام نے اپنے آخری حج کے خطبے میں فرمایا تھا ایک مسلم کی عزت و آبرو اسکی جان ومال تم پر اسیطرح حرام ہیں جسطرح کہ یہ حرمت والا شہر اور حرمت والا مہینہ اور حرمت والا دن ہے اور سنو دوسری حدیث میں آتا ہے کہ خدا کے نزدیک ایک مسلم کی عزت آسمان و زمین کے تباہ وبرباد کرنیسے زیادہ وقیع ہے جس چیز کو خدا اور اسکا رسول محبوب رکھے مگر طبقۂ شرفا و امرا اسکو برا سمجھے یہ اسلام دشمنی نہیں تو اور کیا ہے کیا قرآن کی آیت لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة۔ آپ کو غور وخوض کرنیکے لئے ناکافی ہے اللہ کے رسول کا طرز عمل بنو ہاشم و قریش و انصار اور غلاموں کیساتھ یکساں تھا ہر ایک کو اپنے پاس بٹھلاتے اور شفقت ومحبت سے گفتگو کرتے تھے بلکہ خود انکے مکانوں پر تشریف لیجاتے اسی طرح امہات المومنین میں سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی بھی بنو ہاشم سے نہیں تھیں بلکہ بعض امہات المومنین قریش سے بھی نہیں تھیں مثلاً حضرت صفیہ آپ حیی بن اخطب سردار یہود کی بیٹی تھیں اسی طرح حضرت ماریہ قبطیہ قبطی تھیں کیا اسوۂ رسول قابل [illegible] نہیں جسپر خود خدا تعالیٰ عمل کرنیکا حکم دیتا ہے دوسری جگہ فرمایا۔ ٦ یرحم اللہ من لا یرحم الناس۔ خدا اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اگر تمہیں خدا کی نظر عنایت درکار ہے تو وہ لوگوں سے بہترین سلوک کرنے پر حاصل ہوسکتی ہے۔ بغیر اسکے نہیں۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں جو فصیح وبلیغ لمبا چوڑا خطبہ دیا تھا اسمیں یہ بھی فرمایا تھا لا فخر لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی الا بالتقوی کلکم بنو آدم وآدم من التراب۔ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں اور نہ کسی عجمی کو عربی پر فضیلت حاصل ہے البتہ ان دونوں میں سے جو شخص بھی زیادہ متقی و پرہیزگار ہوگا (خواہ کسی قبیلہ اور کسی قوم سے ہو) وہی افضل ہوگا تم تمام آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔ غالباً اب تو اسپر اور دلائل قائم کرنیکی ضرورت نہ ہوگی اور اگر ہے تو ہمارے پاس کوئی کمی نہیں اب آثار صحابہ لیجیے سرور رسل نے ایک سریہ اسامہ بن زید کی سرکردگی میں روانہ فرمایا مگر حضور کی بیماری بڑھ گئی اسلئے وہ سریہ واپس آگیا جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے آپنے اس سریہ کو اسامہ بن زید کی سپہ سالاری میں روانہ کیا اسامہ نبی علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام زید کے بیٹے تھے اور لشکر میں بڑے بڑے قریش بھی تھے اسلئے چند لوگوں نے حضرت ابوبکر سے کسی قریشی کے سپہ سالار بنانے کو کہا مگر حضرت ابوبکر نے اس سے انکار کردیا اور فرمایا جو نبی علیہ السلام نے کیا وہی میں بھی کرونگا حضرت عمر کی خلافت کے زمانہ میں حضرت بلال و عمار وغیرہ آتے ہیں دوسری طرف سے ابوسفیان وغیرہ سرداران قریش بھی آتے ہیں دربار خلافت میں اطلاع کرائی جاتی ہے خادم آتا ہے اور حضرت بلال و عمار وغیرہ کو لیجاتا ہے اور ابوسفیان وغیرہ بیٹھے رہجاتے ہیں اسی طرح تمام صحابہ حضرت بلال کو سردار کہکر پکارا کرتے تھے حضرت عمر نے لوگوں کا وظیفہ مقرر کیا اسمیں اسامہ بن زید کا وظیفہ زیادہ مقرر کیا اور اپنے بیٹے کا کم جب ان کے بیٹے نے شکایت کی کہ اسامہ تو مجھسے کسی حیثیت سے بڑھے ہوئے نہیں ہیں مگر آپ نے انکا وظیفہ زیادہ مقرر کیا اسپر حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر کے بیٹے کو اتنا نہیں چاہتے تھے جتنا کہ اسامہ کو اور ایسے ہی ہزاروں واقعات ہیں اسلام نے دنیا کو مساوات کا قیمتی سبق دیا ہے اسنے ایک کو دوسرے کا بھائی بنا دیا ہے۔ جسقدر جلد ممکن ہو ان بدترین خیالات کو دماغ سے دور کرو اور متحد ہوکر وہ کام کرو کہ تمام عالم کے دلمیں تمہاری ہیبت وعظمت اسیطرح بیٹھ جائے جسطرح تمہارے اسلاف نے بٹھلائی تھی

وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضاہ۔